اداریہ

حرف آغاز

انعام الرحمٰن تھانوی

یہ خبر کلفت اثر قلوب واحساسات پر بجلی بن گری کہ ۱۷؍ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۳؍ نومبر ۱۹۹۲ء یوم جمعہ کی شب میں ۱۲ بجکر ۱۵ منٹ پر مسیح الامت حضرت الحاج الشاہ مولانا محمد مسیح اللہ خانصاحب شیروانی جلال آباد ضلع مظفر نگر کا بعارضہ اسہال وصال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس حادثہ عظیمہ کی خبر ملتے ہی دیوبند اور سہارنپور جیسے علمی مراکز کے علماء، طلبہ اور مختلف مقامات سے کاروں، بسوں، میٹاڈوروں، ٹریکٹروں، موٹر سائیکلوں، اسکوٹروں، سائیکلوں سے اور پیادہ پا لوگوں کی جوق در جوق آمد کا تانتا بندھ گیا تھا ان میں عوام وخواص، علماء کبار اور زعمائے نامدار سبھی تھے۔ یہاں سے حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور اور مدرسہ کے مدرسین وملازمین جلال آباد بروقت پہنچ گئے تھے۔ مدرسہ اور اس کے ملحقات میں انسانوں کا جم غفیر زبردست ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آرہا تھا۔ اس ہجوم میں بمشکل سے بعد نماز جمعہ حضرت کا جنازہ مدرسہ مفتاح العلوم کے وسیع صحن میں ہوتا ہوا نماز کے لئے آگے باغ مدرسہ میں پہنچایا گیا۔ تقریباً ۳ بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت سے قرب واختصاص رکھنے والے تلمیذ وخادم جناب مولانا مفتی عنایت اللہ صاحب نائب شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد نے نماز جنازہ پڑھائی اور تقریباً ۴ بجے مدرسہ کے قریب کے قبرستان میں حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب لکھنوی کے دائیں جانب حضرت کی تدفین عمل میں آئی اور ہزاروں افراد نے مٹی دینے میں شرکت فرمائی۔ حضرت کے جسد مبارک کو قبر میں اتارنے والوں میں دارالافتاء مظاہر علوم (وقف) کے رکن مولانا مفتی عبدالقدوس صاحب بھی تھے۔

حضرت مولانا ایک اعلیٰ اور رئیس خاندان کے فرد تھے۔ علم وعرفان کی بلند وبالا سطح پر جن حضرات کی شخصیات "ناقابل فراموش" ہوتی ہیں۔ حضرت مولانا انہیں میں سے ایک ممتاز اور مخصوص درجہ کی شخصیت کے مالک تھے۔ دارالعلوم دیوبند کی مرکزی درسگاہ

سے علوم معقول و منقول کی تکمیل کرنے کے ساتھ عنفوان شباب ہی سے آپ کی عالمانہ و عارفانہ کیفیات . کا اس تیزی سے نشوونما ہو چکا تھا جو مستقبل میں آپ کی عظیم ترین شخصیت ہونے کی شہادت دے رہا تھا۔

علم و عمل کی اعلیٰ ذاتی صلاحیتوں کے ساتھ اس دور میں تاریخ کے مصلح اعظم حضرت حکیم الامۃ مجدد ملت مولانا تھانویؒ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہونے اور ان کے علمی و عرفانی کمالات سے استفادہ و استفاضہ کا عمدہ و گرانقدر موقع میسر آیا وہ علم نافع اور عمل صالح سے تو بہرہ مند ہی تھے حضرت کی نظر کیمیا اثر سے فضائل و محامد کے اس منتہائے عروج پر پہنچ گئے جو "اہلِ دل" کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے۔ فضائل کی یہ پیش رفت اسی وقت اس قدر عجلت کے ساتھ ہوئی کہ وہ کچھ ہی ایام میں رشد و ہدایت کے اس اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہو گئے جس کے لیے ایک زمانہ درکار ہوتا ہے۔

آپ کے دور اہتمام و سرپرستی میں جلال آباد کے مدرسہ مفتاح العلوم میں علمی و تعمیری بہت زیادہ ترقیات ہوئیں۔ ہزار ہا طلبہ نے آپ سے اکتساب علم کیا۔ ان میں آپ کے فیضِ تعلیم سے بہت سے قابل و فاضل ترین جید الاستعداد عالم ہیں۔

حضرت حکیم الامۃ کے طرز پر بعد ظہر اور بعض خانقاہوں میں دوسرے اوقات میں آپ کی مجلس ہوتی تھی جس میں شریعت و طریقت کے مسائل بھرپور پردہ سیر حاصل ملفوظات گرامی ہوتے تھے جو بے راہ انسانوں کو دین کے صحیح راہبر، متشرع ان کی زندگی کو صحیح معنی میں دینی زندگی بنا دیں۔ اور رجوع الی اللہ اور اخلاص و احسان کی گرانقدر کیفیت سے مشرف و بہرہ مند فرما دیں۔ وہ ذہن رسا کے مالک جلیل القدر و متبحر عالم تھے۔ صاحبِ بصیرت و عظیم المرتبت شیخ و مرشد تھے۔ منفرد شخصیات کے اجل علماء میں ایک خاص امتیاز کے حامل تھے، طالبانِ دین و شریعت کے مرجع و آماجگاہ، علم و حکمت اور تصوف و سلوک کے مجمع البحار تھے۔ آپ کو جو مرجعیت و مرکزیت حاصل تھی اور آپ سے تبلیغ تعلیم نبوت کی اشاعت اور امت کی اصلاح و تربیت کا جو فیضان جاری ہوا وہ مستغنی عن التعارف والنور ضبیف ہے۔

افسوس ہے اک جامع علم دین اور عارف باللہ امت کے سر سے اٹھ گیا اور علم و عرفان

کا یہ آفتاب عالمتاب غروب ہوگیا۔

حضرتؒ کی وفات دنیائے علم و ملت کا ناقابلِ تلافی نقصانِ عظیم ہے۔ اس سانحہ عظمیٰ پر قلوب غمناک اور آنکھیں نمناک ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کو جنت الفردوس میں درجات عالیہ سے نوازے اور جناب مولانا محمد سمیع اللہ صاحب، مولانا صفی اللہ صاحب، مولانا مفتی وکیل احمد صاحب مولانا عبدالرحیم صاحب، مولانا وصی اللہ صاحب اور جملہ پسماندگان و متعلقین و مسترشدین کو صبر جمیل و اجر جزیل ارزانی فرمائے۔

(نوٹ) یہ رسالہ "آئینہ مظاہر علوم" چونکہ پہلے ماہ کا دوسرے ماہ میں شائع ہو رہا ہے۔ اور اس دوسرے ماہ میں حضرت مولانا مسیح اللہ خاں صاحب کی وفات کا حادثہ رونما ہوا ہے۔ اسلئے اس حادثہ کا مضمون پہلے ماہ کے شمارہ ہی میں اشاعت پذیر ہے۔ یہ اشکال نہ فرمایا جائے کہ رسالہ تو پہلے ماہ کا ہے اور مذکورہ حادثہ دوسرے ماہ کا، اس میں یہ مضمون کیسے درج و شائع ہو گیا۔

تواریخ وفات حضرت الشاہ مولانا مسیح اللہ خاں صاحبؒ

حضرت الحاج مولانا مسیح اللہ خانِ نیک دل ؛ عالم بالا شدہ چوں زیں جہانِ آب و گِل
گفتہ است الخام ایں سالِ وفاتِ ہجریش ؛ در جناں پائندہ مولانا مسیح اللہ خانِ اہلِ دلے

۱۴۱۳ھ

الخام تھانوی

حضرت الشاہ اقدس حاج مولانا مسیح اللہ خاں ؛ جب ہوئے دنیا سے سوئے عالم بالا رواں
یہ لکھا الخام نے ان کا مسیحی سالِ فوت ؛ جلوۂ جنت تجلّی دلکش ہیں مولانا مسیح اللہ خاں

۱۹۹۲ء الخام تھانوی